

موضوع الخطبة	:	الخصائص العشرون لشهر رمضان
الخطيب	:	فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي / حفظه الله
لغة الترجمة	:	الأردو
المترجم	:	سيف الرحمن التيمي (@Ghiras_4T)

پہلا خطبہ

إن الحمد لله نحمده ، ونستعينه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

حمد و ثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، اور (دین میں) ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

• اے مسلمانو! میں آپ کو اور خود کو اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، یہی وہ وصیت ہے جو پہلے اور بعد کے تمام لوگوں کو کی گئی، فرمان باری تعالیٰ ہے: (ولقد وصينا الذين أوتوا الكتاب من قبلكم وإياكم أن اتقوا الله) ترجمہ: واقعی ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم کیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

اس لئے اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اس سے خائف رہیں، اس کی اطاعت کریں اور اس کی نافرمانی سے گریز کریں، جان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اپنے اختیار سے پیدا کرتا ہے، جیسا اس عزیز و برتر کی حکمت کا تقاضہ ہوتا ہے، چنانچہ اس نے بعض فرشتوں کو بعض پر فوقیت دی، بعض کتابوں کو بعض پر برتری عطا کی، بعض انبیاء کو بعض دیگر انبیاء پر

فضیلت بخشش، بعض جگہوں اور وقتوں کو بعض پر فوقیت دی، اسی طرح ماہ رمضان کو دیگر مہینوں پر برتری عطا فرمائی، یہ بندوں کے تئیں اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے ان کے لئے خیر و بھلائی کے مواقع مہیا فرمائے، جن میں نیکیوں کے اجر و ثواب کئی گنا بڑھادیئے جاتے ہیں، برائیاں مٹائی جاتی ہیں، اور جنت میں درجات بلند کئے جاتے ہیں۔

جان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے پیش نظر جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے، چنانچہ بعض فرشتوں کو بعض پر فضیلت بخشش، بعض کتابوں کو بعض پر برتری عطا کی، بعض نبیوں کو بعض پر فوقیت دی، بعض وقت اور بعض مقام کو بعض پر فضیلت عطا کی، اس کی ایک مثال یہ ہے کہ اللہ نے ماہ رمضان کو دیگر تمام مہینوں پر فوقیت عطا کی، یہ بندوں پر اللہ کی خاص رحمت کا مظہر ہے کہ اس نے ان کے لیے خیر و بھلائی کے مواقع میسر فرمائے، جن میں نیکیوں کا اجر و ثواب بڑھادیا جاتا ہے، گناہ مٹائے جاتے ہیں اور جنت میں مومنوں کے درجات بلند کیے جاتے ہیں۔

● جب یہ ثابت ہو گیا تو یہ بھی جان لیں۔ اللہ آپ پر اپنی رحمت کی برکھا برسائے۔ کہ رمضان کے روزے کی تمیں خصوصیات ہیں، ان میں سے چند خصوصیات حسب ذیل ہیں:

۱- روزہ اسلام کا چوتھا رکن ہے، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، اور نماز قائم کرنا، زکاۃ دینی، حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا" (۱)۔

۲- روزے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ اسلام سے ما قبل کی تمام شریعتوں میں مشروع تھا، جو اس کی عظمت شان کی دلیل ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

(۱) اسے بخاری (۸) اور مسلم (۱۶) نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے روایت کردہ ہیں۔

۳- روزے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف منسوب کیا ہے، جو کہ تمام عبادتوں میں اس کی منفرد قدر و منزلت پر دلالت کرتا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل اس کا ہے سوائے روزہ کے کہ یہ میرا ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا.... -"

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ کا تمام عبادتوں کی بجائے روزے کو خصوصیت کے ساتھ اپنی طرف منسوب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ معزز اور محبوب عبادت ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس عبادت میں اللہ تعالیٰ کے تئیں بندے کا جذبہ اخلاص ظاہر و عیاں رہتا ہے، کیوں کہ روزہ بندے اور اس کے رب کے درمیان ایک راز ہے، جس سے اللہ کے سوا کوئی واقف نہیں ہوتا، روزے دار خلوت و تنہائی میں ان چیزوں کو استعمال کرنے پر قادر ہوتا ہے جنہیں اللہ نے روزے کی وجہ سے حرام ٹھہرایا ہے، لیکن وہ ان کے استعمال سے باز رہتا ہے، کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو خلوت میں بھی اسے دیکھ رہا ہے اور اس نے ان چیزوں کو اس پر حرام کیا ہے، چنانچہ وہ اللہ کے عذاب سے خوف کھاتے ہوئے اور اس کے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے ان چیزوں کو ترک کر دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ نے بندے کے اس اخلاص کی داد دی ہے اور تمام عبادتوں کی بجائے اس کے روزے کو خصوصی طور پر اپنے لئے خاص کیا ہے۔

۴- رمضان کے روزے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اجر و ثواب کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور فرمایا: (میں ہی اس کا بدلہ دوں گا)، چنانچہ اجر و ثواب کو اپنی ذات کریمہ کی طرف منسوب کیا اور کسی تعداد کی تحدید نہیں فرمائی جس طرح دیگر اعمال صالحہ میں اجر و ثواب کی تحدید کی گئی ہے، مثلاً یہ نہیں کہا کہ روزے کا ثواب دس گنا دیا جائے گا، بلکہ اجر و ثواب کو مطلقاً بیان کیا، جو کہ اس کی قدر و منزلت پر دلالت کرتا ہے، وہ پاک و برتر اللہ تمام کرم فرماؤں سے زیادہ کریم اور سارے داتاؤں سے بڑھ کر سخی و فیاض ہے، نوازش نوازنے والے کی عظمت کے بقدر ملتی ہے۔

۵- روزے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں صبر کی تینوں قسمیں یکجا ہو جاتی ہیں، اللہ کی اطاعت پر صبر، اللہ کی محرمات (سے باز رہنے) پر صبر، اور اللہ کی اذیت بخش تقدیروں پر صبر جیسے بھوک و پیاس کی شدت اور جسم و جاں

کی کمزوری، اس طور پر روزہ دار کا شمار ان صابروں میں ہوتا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (إِنَّمَا يُؤَيِّتُ الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ) (۱)
ترجمہ: صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے۔

۶- روزے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک ایسا دروازہ تیار کر رکھا ہے جس سے ان کے علاوہ کوئی نہیں داخل ہوگا، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہوگا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جاسکے گا" (۲)۔

۷- روزہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ جہنم سے بچانے والی ڈھال ہے، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "روزہ جہنم سے بچانے والی ڈھال ہے، جس طرح تم میں سے کوئی جنگ کے میدان میں ڈھال سے اپنا بچاؤ کرتا ہے" (۳)۔

۸- روزہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جو شخص ایمان اور احتساب اجر کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے سارے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (۴)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا: آمین، آمین، آمین۔
آپ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے تین دفعہ (آمین) کہا۔

(۱) مجالس شہر رمضان، از: ابن عثیمین رحمہ اللہ، معمولی تصرف کے ساتھ

(۲) اسے بخاری (۱۸۹۶) اور مسلم (۱۱۵۲) نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ بخاری کے روایت کردہ ہیں۔

(۳) اسے امام احمد (۲۲/۴) نے روایت کیا ہے اور "المسند" کے محققین نے کہا: اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

(۴) اسے بخاری (۳۸) اور مسلم (۷۶۰) نے روایت کیا ہے۔

آپ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا: (جس شخص کو رمضان کا مہینہ ملا اور اس کی مغفرت نہ ہو سکی، وہ جہنم میں داخل ہو اور اللہ اسے (اپنی رحمت سے) دور کر دے، آپ آمین کہئے، تو میں نے کہا: آمین^(۱)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: پنج وقتہ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور ایک رمضان سے دوسرا رمضان، ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے^(۲)۔

۹- ماہ رمضان کے روزوں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ روزے آسان کر دئے گئے ہیں، بایں طور کہ روزہ دار جب یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے آس پاس کے تمام لوگ روزے سے ہیں، تو یہ احساس اس کے لئے روزہ رکھنا آسان کر دیتا ہے اور اس کے اندر اس عبادت کے تین نشاط پیدا کرتا ہے۔

۱۰- روزہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ خصوصیت کے ساتھ روزہ دار کی دعا قبول کرتا ہے، اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے: "تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں: باپ کی دعا، روزہ دار کی دعا، مسافر کی دعا"^(۳)۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کی دعا رد نہیں کرتا: انصاف کرنے والا حکمراں، روزہ دار یہاں تک کہ وہ افطار کر لے، اور مظلوم"^(۴)۔

۱۱- ماہ رمضان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص ایمان کے ساتھ احتسابِ اجر (ثواب کی نیت) سے ماہ رمضان میں قیام کرتا ہے، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

(۱) اس حدیث کو احمد (۲۴۶/۲-۲۵۴)، ابن خزیمہ (۱۹۲/۳) نے روایت کیا ہے، اس کی اصل صحیح مسلم میں (۲۵۵۱) میں موجود ہے، البانی نے صحیح الترغیب والترہیب (۹۹۷) میں کہا کہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲) صحیح مسلم (۲۳۳)

(۳) اسے بیہقی (۳۴۵/۳) نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور البانی نے "الصحیحہ: ۱۷۹۷" میں اس کی تخریج کی ہے۔

(۴) اسے احمد (۹۷۴۳) وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور "المسند" کے محققین نے کہا: یہ حدیث کثرت طرق اور شواہد کی بنیاد پر صحیح ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام اللیل کی، یعنی نماز تراویح پڑھی اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے " (۱)۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جو شخص امام کے ساتھ قیام کرے یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے حق میں پوری رات کے قیام (کا ثواب) لکھے گا " (۲)۔

۱۲- رمضان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے، اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے " (۳)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور تین مرتبہ آمین کہا، آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا: (جس نے ماہ رمضان کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہو سکی اور وہ جہنم میں داخل ہوا۔ اللہ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے، آپ آمین کہیے) تو میں نے آمین کہا (۴)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: "جب (انسان) کبیرہ گناہوں سے اجتناب کر رہا ہو تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ (دوسرے) جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک، درمیان کے عرصے میں ہونے والے گناہوں کو مٹانے کا سبب ہیں " (۵)۔

(۱) اسے بخاری (۳۷) اور مسلم (۷۶۰) نے روایت کیا ہے۔

(۲) اسے ابو داؤد (۱۳۷۵) وغیرہ نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور شیخ شعیب رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

(۳) اسے بخاری (۳۸) اور مسلم (۷۶۰) نے روایت کیا ہے۔

(۴) اسے احمد (۲۴۶/۲-۲۵۴) اور ابن خزیمہ (۱۲۹/۳) نے روایت کیا ہے، اس کی اصل صحیح مسلم میں حدیث نمبر (۲۵۵۱) کے تحت آئی ہے، البانی نے "صحیح الترغیب والترہیب" (۹۷۷) میں کہا کہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۵) اسے مسلم (۲۳۳) نے روایت کیا ہے۔

۱۳- ماہ رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس مہینے میں صدقہ کرنا مستحب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت کی تو کوئی حد ہی نہیں تھی" (۱)۔

۱۴- رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عمرہ کا ثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے کہا: "جب رمضان آئے تو اس میں عمرہ کر لو، کیونکہ (ماہ رمضان میں) ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہوتا ہے" (۲)۔

۱۵- ماہ رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ رمضان کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ اپنے کچھ بندوں کو جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا کرتا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے، تو شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولا نہیں جاتا۔ اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، پکارنے والا پکارتا ہے: خیر کے طلب گار! آگے بڑھ، اور شر کے طلب گار! رک جا اور آگ سے اللہ کے بہت سے آزاد کئے ہوئے بندے ہیں (تو ہو سکتا ہے کہ تو بھی انہیں میں سے ہو) اور ایسا (رمضان کی) ہر رات کو ہوتا ہے" (۳)۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہر افطار کے وقت کچھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور یہ (رمضان کی) ہر رات کو ہوتا ہے" (۴)۔

۱۶-۱۷: رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے، جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے اور شیطانوں کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

(۱) اسے بخاری (۶) اور مسلم (۲۳۰۸) نے روایت کیا ہے۔

(۲) اسے بخاری (۱۷۸۲) اور مسلم (۱۲۵۶) نے روایت کیا ہے۔

(۳) اسے ترمذی (۶۸۲) اور ابن ماجہ (۱۶۳۲) نے روایت کیا ہے اور شیخ البانی نے "صحیح الجامع" (۷۵۹) میں اسے حسن کہا ہے۔

(۴) اسے احمد (۲۲۲۰۲) اور ابن ماجہ (۱۶۳۳) نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں، نیز شیخ البانی نے "صحیح ابن ماجہ" (۱۳۴۰) میں

اسے صحیح کہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے" (۱)۔

۱۸- ماہ رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس مہینہ میں شیطانوں کو زنجیر میں جکڑ دیا جاتا ہے، اس کی دلیل مذکورہ بالا دونوں حدیثیں ہیں، شیطانوں کو جکڑنے کا مطلب ہے زنجیر میں انہیں جکڑ دینا، بایں طور کہ غیر رمضان میں جن مقامات تک انہیں رسائی تھی، وہاں تک رمضان میں نہ جاسکیں، بلکہ ان کا شر منحسر ہو جائے، ایک قول یہ بھی ہے کہ صرف سرکش شیطانوں کو ہی جکڑا جاتا ہے۔

۱۹- ماہ رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنا مستحب ہے، سلف صالحین رضوان اللہ علیہم کا طریقہ تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے ہوئے رمضان میں ختم قرآن کا نہایت اہتمام کیا کرتے تھے کیوں کہ جبریل ہر سال رمضان کے مہینے میں آپ کے ساتھ قرآن کا دورہ کیا کرتے تھے۔

۲۰- روزے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ روزہ قیامت کے دن بندے کے حق میں یہ سفارش کرے گا کہ اس کے درجات بلند کر دئے جائیں اور اس کے گناہ مٹا دئے جائیں، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزے اور قرآن قیامت کے دن بندے کے حق میں سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: (اے میرے پروردگار! میں نے اسے کھانے پینے اور شہوت کی چیزوں سے باز رکھا، اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما)۔

قرآن کہے گا: (اے میرے پروردگار! میں نے اسے رات کے وقت نیند سے باز رکھا، اس کے حق میں میری سفارش قبول کر لے) چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی (۲)۔

۲۱- رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں

(۱) اسے بخاری (۱۸۹۹) اور مسلم (۱۰۷۹) نے روایت کیا ہے۔

(۲) اسے احمد: (۱۷۴/۲) نے روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح الترغیب (۹۸۴) اور صحیح الجامع (۷۳۲۹) میں روایت کیا ہے۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے" (۱)۔

۲۲- روزے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ روزہ دار کو دو خوشیوں سے نوازتا ہے، ایک خوشی جب وہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسری) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب پا کر خوش ہوگا (۲)۔

- ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں رمضان کے روزے اسی طرح رکھنے کی توفیق دے جس طرح اسے پسند ہے، نیز اپنے ذکر، شکر اور حسن عبادت میں ہماری مدد فرمائے۔
- اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو قرآن مجید کی برکتوں سے بہرہ مند فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنی لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقیناً وہ خوب توبہ قبول کرنے والا اور بہت معاف کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وكفى، وسلام على عباده الذين اصطفى، أما بعد:

۲۳- ماہ رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اسی میں قرآن نازل ہوا، فرمان باری تعالیٰ ہے: (شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ)

ترجمہ: ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔

رمضان میں بھی شب قدر میں قرآن نازل ہوا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ)

(۱) بخاری (۱۹۰۳)، مسلم (۱۱۵۱)

(۲) بخاری (۱۹۰۳)، مسلم (۱۱۵۱)

ترجمہ: یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا۔

یہ ایک عظیم الشان رات ہے، اس میں قرآن لوح محفوظ سے بیت العزت کی طرف اتارا گیا جو آسمان دنیا میں ہے، اس کے بعد حالات و واقعات کے اعتبار سے تھوڑا تھوڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہوتا رہا۔

• اسے قدر کی رات اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بڑی قدر و منزلت والی رات ہے، جیسا کہا جاتا ہے: (فلاں شخص برا عظیم مرتبہ کا حامل ہے)، اس طرح قدر کی طرف لیلۃ کی اضافت کسی چیز کو اس کی صفت کی طرف منسوب کرنے کے قبیل سے ہے۔

ایک قول کے مطابق اسے قدر کی رات اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں پورے سال کا فیصلہ کیا جاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ)

ترجمہ: اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

ابن قیم کہتے ہیں کہ: "یہی قول درست ہے" (۱)۔ (۲)

• اللہ تعالیٰ نے شب قدر کو بابرکت رات سے موصوف کیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن کے تعلق سے فرمایا: (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ)

ترجمہ: ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا۔

• شب قدر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں، فرمان باری تعالیٰ ہے: (تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا)

ترجمہ: اس میں روح (الایمن) اور فرشتے اترتے ہیں۔

اس آیت میں الروح سے مراد جبریل ہیں، ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں: یعنی: اس رات چونکہ کثرت سے برکت نازل ہوتی ہے، اس لئے فرشتے بھی کثیر تعداد میں اترتے ہیں، برکت و رحمت کے ساتھ ہی

(۱) شفاء العلیل: ۱/۱۱۰، طباعت: مکتبۃ العبیکان - ریاض

(۲) ان اقوال کے لئے ملاحظہ کریں: "آحادیث الصیام" : ۱۳۰، تالیف: شیخ عبد اللہ الفوزان

فرشتے بھی نازل ہوتے ہیں، نیز یہ فرشتے تلاوت قرآن کے وقت بھی نازل ہوتے ہیں، علمی حلقات کو اپنے احاطے میں لے لیتے ہیں، صدق و سچائی کے ساتھ طالب علم کی تعظیم میں ان کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ انتہی

۲۴- رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جو شخص شب قدر میں ایمان اور احتساب اجر کے ساتھ قیام کرے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، یعنی: جو شخص شب قدر کو عبادت سے آباد کرے، اللہ تعالیٰ نے اس رات قیام کرنے والوں کے لئے جو اجر و ثواب تیار کر رکھا ہے، اس پر (ایمان رکھتے ہوئے)، اور اجر و ثواب (کی امید کرتے ہوئے)، تو اس کے سارے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (حصول اجر و ثواب کی نیت) کے ساتھ رکھے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں" (۱)۔

۲۵- رمضان کی ایک فضیلت یہ ہے کہ شب قدر کو نماز سے آباد کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے، یعنی ۸۳ سال سے بھی زائد، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (لیلة القدر خیر من ألف شهر) ترجمہ: شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

● نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رمضان کا مبارک مہینہ تمہارے پاس آچکا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کر دیئے ہیں، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیاطین کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں، اور اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کے خیر سے محروم رہا تو وہ بس محروم ہی رہا" (۲)۔

● ابن سعدی رحمہ اللہ کا قول ہے: اس بات سے ہماری عقلیں حیران و ششدر ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو ایک ایسی رات سے نوازا ہے جس میں کیا جانے والا عمل ہزار مہینوں کے عمل سے بھی بہتر ہے جو کہ ایک بڑی لمبی عمر پانے والے شخص کی زندگی کے برابر ہے یعنی اسی سال سے بھی زیادہ۔

معمولی اختصار کے ساتھ آپ کا قول ختم ہوا۔

(۱) اسے بخاری (۱۹۰۱) اور مسلم (۷۵۹) نے روایت کیا ہے۔

(۲) اسے نسائی (۱۹۰۱) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

۲۶- رمضان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا مستحب ہے، اعتکاف کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کا اطاعت و عبادت کی خاطر مسجد کو لازم پکڑا جائے، عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں" (۱)۔

اعتکاف کرنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ شب قدر کی تلاش کرتے، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے اس شب قدر کو تلاش کرنے کے لیے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میں نے درمیانے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میرے پاس (جبریل) کی آمد ہوئی تو مجھ سے کہا گیا: وہ آخری دس راتوں میں ہے تو اب تم میں سے جو اعتکاف کرنا چاہے وہ اعتکاف کر لے" (۲)۔

۲۷- رمضان کے روزے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اختتام میں زکاۃ الفطر کو مشروع کیا ہے، جو روزے کے درمیان سرزد ہونے والی لغو اور بیہودہ باتوں سے روزہ دار کو پاک کرتی ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر، صائم کو لغو اور بیہودہ باتوں سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کے کھانے کے لیے فرض کیا ہے" (۳)۔

۲۸- رمضان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد عید کا شعیرہ مشروع قرار دیا ہے، دو عظیم شعائر کی ادائیگی کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے دو عیدیں مشروع قرار دی ہیں، رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج، عید الفطر رمضان کے روزے مکمل ہونے منائی جاتی ہے، چنانچہ جب مسلمان روزے مکمل کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جہنم سے رہائی عطا فرماتا ہے، اس فضل و احسان کے شکریہ کے طور پر صدقہ الفطر اور نماز عید ادا کی جاتی ہے، اس عید میں مسلمانوں کا جمعہ سے بڑا اجتماع ہوتا ہے، ان کی عظمت و شوکت کا مظاہرہ ہوتا ہے، اس شعار پر ان کا افتخار ظاہر ہوتا ہے اور ان کی کثرت کا پتہ چلتا ہے، اسی لیے اس دن تمام لوگوں کے لیے عید گاہ جانا مستحب ہے، حتیٰ کہ خواتین اور بچوں کے لیے بھی، بلکہ حائضہ عورتیں بھی مسلمانوں کو دعا میں شامل ہوں گی البتہ

(۱) بخاری (۲۰۲۶)، مسلم (۱۱۷۲)

(۲) مسلم (۱۱۶۷)

(۳) اسے ابو داؤد (۱۶۰۹) نے روایت کیا ہے اور "السنن" کی تحقیق میں ارناؤوٹ نے اسے حسن کہا ہے۔

عید گاہ سے ہٹ کر رہیں گی، عید میں اس ماہ کے اختتام، عید کی آمد اور کمال رحمت کی مناسبت سے فرحت و سرور کا مظاہرہ ہوتا ہے (۱)۔

۲۹- رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے اختتام پر تکبیر پکارنا مشروع ہے، جس کا آغاز عید کی رات کی آمد سے ہوتی ہے اور نماز عید کے اختتام تک برقرار رہتی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلْتَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلٰی مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

ترجمہ: تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔

یعنی: رمضان کے تیس دنوں کی گنتی پوری کرو، اس کے اختتام پر اللہ کی تکبیر بیان کرو، اور اللہ نے اس عبادت کی ادائیگی کی جو توفیق دے، اسے آسان بنایا، اس میں مدد کی اور اس کے اختتام تک پہنچایا اس پر اس کا شکر ادا کریں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حج کے اختتام پر مسلمانوں کے لیے عید الاضحیٰ کو مشروع قرار دیا بایں طور کہ حجاج کرام عرفہ کے میدان میں وقوف کرتے ہیں، جو کہ جہنم سے آزادی کا دن ہے، اس دن سے زیادہ کسی بھی دن نہ جہنم سے آزادی ملتی ہے اور نہ گناہوں کی معافی ملتی ہے، اس لیے اللہ نے اس کے بعد عید مقرر فرمائی جو کہ سب سے بڑی عید ہے۔

۳۰- رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھتا ہے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو پورے سال روزے رکھتا ہے، کیوں کہ نیکی کا ثواب دس گنا بڑھا کر دیا جاتا ہے، جبکہ اس شخص نے صرف ۳۶ دنوں کے روزے رکھے، ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ (پورا سال) مسلسل روزے رکھنے کی طرح ہے" (۲)۔

(۱) دیکھیں: "فتح الباری" لابن رجب، شرح حدیث: (۴۵)

(۲) صحیح مسلم (۱۱۶۴)

- یہ ماہ رمضان کی تیس خصوصیات ہیں، بندہ مسلم کو چاہئے کہ ان کو جانے اور روزہ کے درمیان انہیں ذہن نشیں رکھے تاکہ ایمان اور احتساب اجر کے ساتھ روزہ مکمل کرنے میں یہ خصوصیات معاون ثابت ہوں۔
- آپ یہ بھی جان رکھیں - اللہ آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے - کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بڑی چیز کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔

اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمت و سلامتی بھیج، تو ان کے خلفاء، تابعین عظام اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں سے راضی ہو جا۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت و سربلندی عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل و خوار کر، تو اپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! ہمیں اپنے ملکوں میں امن و سکون کی زندگی عطا کر، ہمارے اماموں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما، انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پر چلنے والا بنا۔ اے اللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو اپنی کتاب کو نافذ کرنے اور اپنے دین کو سربلند کرنے کی توفیق ارزانی کر، انہیں ان کے ماتحتوں کے لئے رحمت بنا دے۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين

تحریر:

ماجد بن سلیمان الرسی

۴ رمضان ۱۴۴۲ھ

شہر جبیل - سعودی عرب

0966505906761

ترجمہ: سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی